مولای صلّ وسلّم دائمًا ابدًا — درس حدیث — علٰی حبیبک خیر الخلق کلّھم

حضرت اَقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب ؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ اِنتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

دو رُوحانی بیماریاں .... خواہشات اور لمبی اُمیدیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ مجھے اپنی اُمت کے بارے میں جس بات کا سب سے زیادہ خدشہ ہے وہ غلبۂ خواہش نفس اور درازیٔ اُمید ہے غلبۂ خواہش نفس تو حق سے روک دیتا ہے اور اُمیدوں کی درازی آخرت کو بھلا دیتی ہے اور یہ دُنیا کوچ کر رہی ہے (یعنی دُور) جا رہی ہے اور وہ آخرت سفر کر رہی ہے (یعنی قریب) آرہی ہے اور اِن دونوں میں سے ہر ایک کی اَولاد ہے پس اگر تم ایسا کر سکو کہ دُنیا کی اَولاد نہ بنو تو ضرور کر لو کیونکہ تم آج دارُالعمل میں ہو اور کوئی حساب نہیں ہے اور کل تم دارِ آخرت میں ہوگے اور عمل نہ ہو (سکے) گا۔

یہ دونوں مرض ''ھوٰی'' اور ''طول الامل'' ضرر رساں ہوتے ہیں جس طرح اَمراضِ ظاہری نقصان دہ ہوتے ہیں اِسی طرح باطنی اَمراض بھی سراسر مضرت رساں ہوتے ہیں، ظاہری اَمراض سے جان اور باطنی اَمراض سے اَخلاق و اِیمان جاتے ہیں۔

اِرشاد فرمایا کہ فَاَمَّا الْھَوٰی فَیَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ یہ خواہشات جو باطل کے موافق اور حق سے ہٹی ہوئی ہوں یہ اِنسان کو قبولِ حق سے روک دیتی ہیں، جب ایسی خواہشات کا غلبہ ہو جاتا ہے پھر جو جی میں آتا ہے اِنسان وہی کچھ کرتا ہے عقل مغلوب ہو جاتی ہے حق کی تلاش نہیں رہتی اپنی خواہشات

ہی پر چلتا ہے، شریعتِ مطہرہ کے مقابلہ میں اپنی خواہشات کو مقدم رکھتا ہے جس کا نتیجہ ہلاکت کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

آگے فرمایا وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَیُنْسِی الْاٰخِرَةَ [1] اور یہ لمبی لمبی اُمیدیں آخرت کو بھلا دیتی ہیں۔ اِنسان ہمیشہ اِس دھوکہ میں رہتا ہے کہ ابھی تو بہت عمر باقی ہے اِسی اُمید پر وہ نیکیوں اور بھلائی کے کاموں میں سستی کرتا ہے، وہ یہی خیال کرتا ہے کہ ابھی بہت وقت باقی ہے آگے جا کر نیک کام کرلوں گا۔ تو فرمایا مجھے اُمت میں اِن دو مرضوں کے پھیلنے کا اَندیشہ رہتا ہے ''ہوی'' اور ''طول الامل'' جو نقصان وخسارے کا باعث بنتے ہیں۔

ایک دفعہ آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو یہ بات کہ اِنسان کی اُمیدیں اُس کی عمر سے ہمیشہ لمبی ہوتی ہیں ایک مثال سے سمجھائی، آپ نے ایک محیط خط کھینچا اور فرمایا کہ یہ اِنسان کی اَجل ہے جو اِسے محیط ہے پھر درمیان میں ایک لمبا خط کھینچا پھر اُس کو جگہ جگہ سے کاٹا یہاں تک کہ خط کا کچھ حصہ رہ گیا، آپ نے فرمایا یہ بڑا خط اِنسان کی اُمید اور یہ چھوٹے چھوٹے خط جن سے اِس بڑے خط کو کاٹا ہے حوادثات ہیں جو اِنسان کو زندگی میں وقتاً فوقتاً پیش آتے ہیں، ایک حادثہ آتا ہے گزر جاتا ہے دُوسرا آتا ہے اُس سے بھی اِنسان بچ جاتا ہے اِس طرح ہوتے ہوتے آخر اِنسان ختم ہوجاتا ہے مگر اُس کی اُمیدیں ابھی باقی ہوتی ہیں وہ ختم ہونے میں نہیں آتیں۔ [2]

اَدب کی کتابوں میں ایک واقعہ نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص اَشعب نامی بہت مسخرہ تھا، ایک دفعہ وہ ساتھیوں سے آکر کہنے لگا کہ آج میں تمہیں ایک بڑی خوشخبری سناتا ہوں وہ یہ کہ ملک الموت کا اِنتقال ہوگیا ! ساتھیوں نے دریافت کیا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ملک الموت کا اِنتقال ہوگیا ہے ؟ کہنے لگا کہ فلاں صاحب جن کی عمر اِتنی لمبی ہے اُنہوں نے تین سو سال کے ٹھیکہ پر زمین لی ہے ! اگر ملک الموت کا اِنتقال نہ ہوا ہوتا تو وہ معمر (شخص) اِتنی لمبی مدت کے لیے کیوں ٹھیکہ لیتا ؟ ؟ ؟

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الرقاق رقم الحدیث ۵۲۱۴

[2] مشکوۃ شریف کتاب الرقاق رقم الحدیث ۵۲۶۸

اگرچہ یہ ایک لطیفہ ہے مگر اِنسان کی اُمیدیں واقعتاً لمبی ہوتی ہیں بچپن میں یہ خیال کرتا ہے کہ جوانی آئے گی جوانی میں بڑھاپے کی اُمید میں رہتا اور جب بڑھاپا آتا ہے تو پھر بھی وہ یہی خیال کرتا ہے کہ ابھی تو بہت زندگی باقی ہے، فلاں صاحب نے اِتنی زیادہ عمر پائی فلاں نے اِتنی زیادہ عمر پائی، بس ایسی ہی اُمیدیں باندھے رہتا ہے یہاں تک کہ دُنیائے فانی سے کوچ کر جاتا ہے۔

یہ بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ہر طرح کی اُمید نقصان دہ نہیں ہوتی، اُمید کے سہارے اِنسان زندہ رہتا ہے اگر اُمید نہ ہوتی تو بیمار ہوتے ہی اِنسان اپنی زندگی سے نا اُمید ہو جاتا اور فکر وغم اِس قدر شدت اِختیار کر جاتا کہ جان لیوا ثابت ہوتا، ہاں اَلبتہ شیخ چلّی کی طرح اُمیدوں کے محل باندھنا منع ہے اُمیدوں کی بہتات ہلاکت میں ڈالتی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا لَا اُغْنِیْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا[1] گویا یہ بتلایا کہ تم اپنی خود ذمہ دار ہو یعنی اِس اُمید پر عمل چھوڑ دینا صحیح نہیں کہ تم نبی کی بیٹی ہو۔

اِنسان کو چاہیے کہ اللہ سے رحمت کی اُمید اور رسالت مآب ﷺ کی شفاعت کی اُمید ضرور رکھے مگر ساتھ ساتھ عمل بھی کرے، صرف شفاعت یا رحمت ہی پر بھروسہ کر کے عمل کو سرے سے ترک کرنا اِسلامی تعلیم نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور یکم مارچ ۱۹۶۸ء)

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الرقاق رقم الحدیث ۵۳۷۳